Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۳ | ۱۲ ماہ تبوک ۱۳۲۴ ہش | ۴ شوال ۱۳۶۴ھ | ۱۲ ستمبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۱۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سوا سات بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ حضور مغرب کی نماز کے بعد سے عشاء تک مجلس میں رونق افروز رہے۔ اور قرآن کریم کے مطالب و معانی سمجھنے کے متعلق عمدگی سے بیان فرمائے۔

صاحبزادہ ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ اچھی ہے۔

کل اور پرسوں عید الفطر کی وجہ سے دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں تعطیل رہی۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مہاشہ محمد عمر صاحب کو ڈلہوزی بسلسلۂ تبلیغ بھیجا گیا۔

روزنامہ الفضل قادیان

۴ شوال ۱۳۶۴ھ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی

اور

عالمگیر جنگ میں جانی نقصانات کا اندازہ

(از ایڈیٹر)

دوسری جنگ عظیم کے دوران میں صفحۂ عالم پر جس قدر جانی اور مالی نقصان ہوا۔ اس کا صحیح اندازہ لگانا کسی انسانی طاقت میں نہیں۔ تاہم سرسری طور پر امریکہ کی ایک خبر رساں ایجنسی نے جنگ کے مقتولین و مجروحین کی کم سے کم جو تعداد فراہم کی ہے۔ اور جس کے متعلق اس کا دعوے ہے۔ کہ "نہایت احتیاط کے ساتھ فراہم کی گئی ہے"۔ وہ حسب ذیل ہے۔

روس۔ دو کروڑ دس لاکھ

جرمنی۔ ساٹھ لاکھ اور سوا کروڑ کے درمیان

پولینڈ۔	۶۶ لاکھ	آسٹریا۔	۷ لاکھ
چین۔	۳۰ "	ہنگری۔	۶ "
جاپان	۲۷ لاکھ سے ۵۰ لاکھ تک	رومانیہ	۷ "
		یونان	۷ "
امریکہ۔	۱۰ لاکھ ۷۰ ہزار	ہالینڈ۔	۲ لاکھ ۵۰ ہزار
برطانیہ۔	۱۴½ لاکھ	فن لینڈ۔	۲ لاکھ
فرانس۔	۱۰ لاکھ	بلجیم۔	۶۰ ہزار
اٹلی۔	۱۱ "	چیکوسلواکیہ۔	۶۰ ہزار
یوگوسلاویہ	۱۶ لاکھ	نیپائن۔	۳۰ ہزار
	۸۵ ہزار	سلاوکیہ۔	۳ لاکھ ۵۰ ہزار

جنگ میں کام آنے والے ان تمام افراد کی مجموعی تعداد ساڑھے چار کروڑ بنتی ہے جو ہندوستان کے اوسط درجہ کے تقریباً دو صوبوں کی مجموعی آبادی کے برابر ہے۔ یہ کم از کم اندازہ ہے۔ انسانی جانوں کے جنگ میں ضائع یا بیکار ہو جانے کا اور اس میں اضافہ کی بہت کچھ گنجائش نظر آتی ہے۔

اس کے علاوہ اس موت سے پرند اور چرند بھی باہر نہیں رہے۔ حتیٰ کہ پانی کی مخلوق بھی اس کی زد میں آگئی۔ اور آبی جانوروں پر بھی ایسی ہلاکت اور تباہی آئی۔ جس کی مثال ابتدائے دنیا سے اب تک کہیں نہیں ملتی۔ مگر یہ جو کچھ اس لڑائی کے دوران میں ہوا۔ اور اس کے علاوہ شہروں اور آبادیوں۔ وادیوں اور مرغزاروں اور زمین کے اکثر مقامات پر جو کچھ ہوا۔ اس کی خبر آج سے کئی سال پہلے موجودہ زمانہ کے مامور اور خدا تعالیٰ کے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دے دی تھی۔ اور دنیا کو قبل از وقت آگاہ کر دیا تھا۔ چنانچہ حضور نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں جو ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئی۔ دنیا پر ایک غیر معمولی اور خوفناک تباہی کے آنے کی اطلاع دیتے ہوئے رقم فرمایا۔

"اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہونگے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی"۔

اسی سلسلہ میں حضور نے جزائر کے رہنے والوں کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں"۔

اب ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے ان الفاظ کو رکھیئے اور دوسری طرف ان کے ساتھ جنگ عظیم کے واقعات کو مطابقت دیجئے۔ تو صاف ثابت ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے تقریباً ۳۸ سال قبل جو کچھ فرمایا تھا وہ حرف بحرف پورا ہو گیا۔ غور فرمائیے۔ کیا یہ درست نہیں ہے۔ کہ اس جنگ میں اس قدر موت ہوئی کہ صحیح معنوں میں خون کی نہریں چلیں۔ جنگ کے حالات اور روزمرہ کی خبریں پڑھنے والوں نے بارہا پڑھا کہ فلاں دریا یا ندی پر اس قدر شدید جنگ ہوئی۔ کہ مردوں کے خون سے دریا یا ندی کا پانی سرخ ہو گیا۔ پھر کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ اس موت سے پرند اور چرند بھی باہر نہیں رہے۔ بے شمار جانور موت کا شکار ہو گئے۔ پھر کیا اس میں کوئی کلام ہے؟ کہ تختۂ زمین پر اس قدر تباہی آئی۔ کہ اس سے قبل کبھی نہیں آئی تھی۔ پھر کیا یہ درست نہیں؟ کہ اکثر مقامات اس طرح زیر و زبر ہو چکے ہیں۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی ہی نہیں تھی۔ پھر کیا اس میں کچھ شبہ ہے؟ کہ جنگ کے دوران میں ننانوے آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوتی رہیں۔ پھر کیا یہ ماننے میں کسی کو انکار ہو سکتا ہے؟ کہ جزائر کے رہنے والوں کی ان کا کوئی مصنوعی خدا مدد نہیں کر سکا۔ شہروں کو گرتے اور آبادیوں کو ویران ہوتے سب نے دیکھ لیا۔ اگر یہ سب کچھ درست ہے۔ اور یقیناً درست ہے تو اس مامور اور مرسل کی صداقت میں کیا شک و شبہ رہ جاتا ہے؟ جس نے آج سے کئی سال قبل دنیا کو ان باتوں سے آگاہ فرما دیا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی دعوے کیا تھا۔ کہ یہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ سے علم پاکر اور اس کے الہامات کی بناء پر کہا گیا ہے۔ اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ اب جبکہ یہ سب کچھ حرف بحرف پورا ہو چکا ہے۔ خوف خدا رکھنے والے انسانوں کا فرض ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے اس مامور و مرسل پر ایمان لائیں۔

حق و صداقت کے متلاشی کے لئے تو ایک نشان بھی کافی ہوتا ہے۔ مگر اس زمانہ میں تو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے لئے اس قدر نشانات دکھائے۔ اور دکھاتا چلا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص دیدہ دانستہ آنکھیں نہ بند کرے۔ تو اس کے لئے خدا تعالیٰ کی ہستی۔ اسلام کی صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقانیت میں شک و شبہ کا کوئی شائبہ باقی نہیں رہتا۔ ایسے حالات میں

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

"دین کی اشاعت کے لئے کتنی بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے"

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دین کی اشاعت کے لئے جماعت کیا توقع رکھتے ہیں۔ اس کے متعلق حضور پر نور کا خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۲۴ ۸/۵ احباب کی توجہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت کو غور کرنا چاہئے۔ کہ اسے اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے کتنی بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ ہمارے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ کہ ہم ساری دنیا کی اصلاح کریں۔ ساری دنیا میں اسلام کا جھنڈا قائم کریں۔ ساری دنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں داخل کریں۔ اس کام کے لئے ہمیں دن رات محنت کی ضرورت ہے۔ دن رات قربانیوں سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ دن رات اپنے اعمال کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم اس کام کو کرلیں جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ یعنی ہم دنیا سے دہریت اور لامذہبیت کو مٹانے میں کامیاب ہو جائیں۔ اور پھر دوبارہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت قائم کردیں تو ہمارے جیسا خوش قسمت اور کون ہو سکتا ہے؟"

صیغہ نشر واشاعت دین کی اشاعت کے لئے جس جد وجہد اور جانفشانی سے کام کر رہا ہے۔ اس کا اندازہ آپ اس کے اس لٹریچر سے بخوبی لگا سکتے ہیں۔ جو صیغہ ہذا ان ایام میں شائع کر رہا ہے۔ جبکہ کاغذ اور طباعت وغیرہ میں حد سے زیادہ مشکلات ہیں۔ ماہ گذشتہ یعنی اگست ۱۹۴۵ء ہی میں صیغہ نشر واشاعت نے اڑسٹھ ہزار (۶۸۰۰۰) ٹریکٹ اور رسالے مشتمل بر تین لاکھ بانوے ہزار صفحات (۳۹۲۰۰۰) شائع کئے ہیں۔ اسی طرح ہر ماہ ہزار ہا ٹریکٹ اور رسالے صیغہ نشر واشاعت شائع کر رہا ہے۔ لیکن اس کے برعکس احباب کی طرف سے چندہ نشر واشاعت نہایت قلیل آرہا ہے۔ ہمارا فرض اولین یہ ہے۔ کہ تمام دنیا میں پیغام احمدیت پہنچائیں اور کوئی شخص ایسا نہ رہے۔ جس کے پاس احمدیت کا پیغام نہ پہنچا ہو۔ اس فرض کے لئے ضروری ہے۔ کہ لٹریچر کثرت سے شائع ہو۔ تا ہر شخص کے پاس خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچ جائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے بڑی بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ پس مبارک ہیں وہ جو اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کریں یعنی چندہ نشر و اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماتے آمین

(ناظر دعوۃ وتبلیغ)

فریضۂ زکوٰۃ کی اہمیت

ارکان اسلام میں سے تیسرا رکن زکوٰۃ ہے۔ اور یہ ہر صاحب نصاب پر نماز کی طرح فرض ہے اگر کوئی شخص اس فرض کو خوشی سے ادا نہیں کرتا تو وہ قابل مواخذہ ہے۔ قرآن کریم میں جہاں نماز کا ذکر ہے۔ اس کے ساتھ زکوٰۃ کی اہمیت بھی بیان فرمائی گئی ہے۔ صاحب نصاب ہو کر ادائیگی زکوٰۃ میں تساہل نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ تارک نماز اور تارک زکوٰۃ میں کوئی فرق نہیں۔ ہمارے احمدی احباب کو اس طرف خاص توجہ چاہئے۔ اور ادائیگی زکوٰۃ کے لئے کسی خاص مہینہ کے انتظار میں نہیں رہنا چاہئے۔ بلکہ جب کسی مال پر سال گذر جائے۔ اس کی زکوٰۃ اسی وقت ادا کر دینی چاہئے۔

زکوٰۃ کے متعلق مسائل معلوم کرنے کے لئے اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو دفتر بیت المال سے رسالہ مسائل زکوٰۃ مفت طلب کر سکتے ہیں۔

(ناظر بیت المال قادیان)

طلباء کیلئے ضروری اعلان

(۱) طلباء اور ان کے سرپرستوں کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول یکم اکتوبر ۱۹۴۵ء کو بعد تعطیلات باقاعدہ کھل جائیگا۔ تمام لڑکے یکم اکتوبر کو حاضر ہو جائیں۔ غیر حاضروں سے سختی سے پرسش کی جائیگی۔ اور کوئی عذر نہ سنا جائیگا۔

(۲) جملہ اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے۔ کہ سٹاف کی میٹنگ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء بعد نماز عصر سکول میں منعقد ہوگی۔ دوست وقت مقررہ [illegible]

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

نمائندگان تعلیم القرآن کلاس سے

قادیان ۱۱ ستمبر آج صبح ۱۰ بجے کے قریب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خدام کی درخواست پر مسجد اقصیٰ میں تقریباً ½ ۱ گھنٹہ نمائندگان تعلیم القرآن کلاس سے خطاب فرمایا۔ اس موقعہ پر دیگر احباب بھی کثیر تعداد میں تقریر سننے کے لئے موجود تھے۔

حضور نے نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ میرے قادیان آنے کے ارادوں میں سے ایک یہ بھی تھا۔ کہ میں آپ لوگوں سے خطاب کروں۔ جو باہر سے قادیان قرآن کریم پڑھنے اور سیکھنے کے لئے آئے ہیں۔ یاد رکھو کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ جو اس نے اپنے بندوں کی ہر زمانہ کی ہر ضرورت کے مطابق نازل فرمایا ہے۔ جب ہمارا یہ حال ہے۔ کہ ہمیں کوئی خط ملتا ہے۔ تو ہمیں چین نہیں آتا جب تک اُسے پڑھ نہ لیں۔ تو خدا تعالیٰ کے کلام کے متعلق ہماری ذمہ داری کتنی وسیع اور کتنی عظیم الشان ہوگی۔ چونکہ ہمارے ملک میں ان پڑھ طبقہ زیادہ ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کسی کو یہ خیال ہو۔ کہ ہم چونکہ پڑھے ہوئے نہیں اس لئے ہم قرآن کریم سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کئی قوتیں عطا فرمائی ہیں۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ ایک جاہل شخص کو جب اس کے کسی عزیز کا کارڈ ملتا ہے۔ تو وہ پہلے اس کو ایک شخص سے پڑھاتا ہے۔ پھر دوسرے سے۔ پھر تیسرے سے اور جب تک وہ آٹھ دس مرتبہ سن نہ لے اس کو چین نہیں آتا۔ پس یہ عذر ہی لغو ہے۔ کہ چونکہ ہم پڑھنا نہیں جانتے اس لئے ہم قرآنی علوم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ یہ تو وہ نور ہے۔ جو انسان کی تمام قوتوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اور بسا اوقات سنی ہوئی بات دل پر زیادہ گہرا اثر کرتی ہے۔ بہ نسبت ان مختلف نظاروں کے جو انسانی آنکھ ہر وقت دیکھتی ہے۔ پس قرآن کریم کو سنو۔ اس کو سمجھو۔ اور اس کو سمجھانے میں لگے رہو۔ کہ یہ وہ پانی ہے۔ جو آنکھ کو بینائی اور روح کو ابدی تازگی بخشتا ہے۔ دیکھو زمین میں جب پانی جذب ہوتا ہے۔ تو پھر وہ بے شمار قسم کی سبزیاں اور پھل اگاتا ہے۔ اسی طرح انسانی دل اور دماغ کی کیفیت ہونی چاہئے۔ کہ جب وہ کلام الٰہی کو اپنی روح کے اندر جذب کرے۔ تو اس میں اتنی صلاحیت پیدا ہو۔ کہ وہ نئے نئے مطالب جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں رکھے ہیں۔ انہیں اخذ کر سکے۔ اور علاوہ ان کا اظہار کر سکے۔ پس جو لوگ یہاں قرآن کریم پڑھنے کے لئے آئے ہیں۔ میں انہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ واپس جاکر اسے پڑھیں اور پڑھائیں۔ اور بار بار پڑھیں اور پڑھائیں۔ ۷۰ یا ۸۰ آدمیوں کا یہاں سال میں ایک دفعہ آجانا تو ایک بیج کی حیثیت رکھتا ہے۔ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہزاروں آدمی ایسے ہوں جو قرآن کریم کو پڑھنے اور پڑھانے والے ہوں۔ اور پھر وہ تمام جماعت میں پھیل جائیں۔ اور ہر شخص تک قرآنی علم پہنچا دیں۔

اس کے بعد حضور نے تمام حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی۔

خاکسار عبد السلام اختر ایم۔ اے سیکرٹری تعلیم القرآن کمیٹی

تنظیم احزاب

حسب قواعد مجالس بیرون کی طرف سے ہر بیس خدام سے یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ کا اجتماع میں شامل ہونا ضروری ہے۔ نمائندگان شوریٰ اور انتخاب صدر کے موقع پر جس قدر خدام کی طرف سے نمائندگی کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کے اسی قدر ووٹ شمار ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسی غرض کے لئے مجالس کو حسب ذیل امور کی پابندی ضروری ہے۔

اپنی اپنی مجلس احزاب میں تقسیم کی جائے۔ ہر حزب ۱۰ اراکین پر مشتمل ہو۔ ان دس میں سے ایک حزب کا لیڈر مقرر کیا جائے۔ دو دو احزاب کا ایک ایک نمائندہ مقرر کیا جائے۔ تنظیم احزاب کی فہرستیں مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ شوریٰ اور انتخاب صدر کے وقت آراء شمار کے موقع پر آراء کا ان فہرستوں سے مقابلہ کیا جا سکے۔ جن مجالس کی طرف سے یہ فہرستیں موصول نہ ہونگی۔ ان کے نمائندگان کے ووٹ شمار نہ ہونگے۔ [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جلوۂ فاران

حضرت موسےٰؑ کا آخری پیغام

اللہ تعالےٰ سے اپنی رحلت کی اطلاع پاکر حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اپنی ساری قوم بنی اسرائیل کو جمع کیا اور اسے آخری پیغام وصیت اور برکت دی۔ زمین و آسمان کو گواہ رکھ کر فرمایا "کان دھرو اے آسمانو کہ میں کہوں گا سن اے زمین میرے موہنہ کے کلمات" (استثناء ۳۲/۱) آخری برکت اور دعا کی ابتدا یوں ہوتی ہے۔

"وہ برکت جو موسےٰ مرد خدا نے اپنے مرنے سے پہلے بنی اسرائیل کو بخشی۔ اور اس نے کہا خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔ ہاں وہ اس قوم سے محبت رکھتا ہے اس کے سارے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اور وے تیرے قدموں کے نزدیک بیٹھے ہیں ہر ایک تیری باتیں مانے گا۔" (استثناء ۳۳/۱-۳ انگریزی بائیبل مطبوعہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس ۱۸۹۹ء بجانب برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی)

پیغام کی تشریح

موقع اور محل کے لحاظ اور سیاق سباق سے ظاہر ہے۔ کہ واقعات عظیمہ کی طرف ان آیات میں اشارہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ مفسرین بائیبل مثلاً میتھو پال نے لکھا ہے برکت سے مراد وہ انعامات ہیں۔ جو آئندہ زمانہ میں بنو اسرائیل پر ہونے والے تھے۔ مرد خدا سے مراد خدا کا نبی خادم یا کارکن ہے۔ اور اس کے یہاں استعمال کرنے سے یہ غرض ہے۔ کہ ذیل کی پیشگوئیاں انکی من گھڑت نہیں ہیں۔ بلکہ وحی الٰہی ہیں۔ لیکن جب مفسرین ان پیشگوئیوں کی تفصیلات بیان کرنے لگتے ہیں۔ تو حضرت موسےٰ علیہ السلام کی گزشتہ زندگی کے واقعات پر ان کا اطلاق کرتے ہیں۔ حالانکہ برکت دینے کے معاً بعد حضرت موسےٰ کوہ نبو پر تشریف لے گئے۔ اور وہیں فوت ہوئے۔ دس ہزار سے کثرت مراد لی گئی ہے۔ قدسیوں سے تمام بنی اسرائیل سمجھے گئے آتشی شریعت کا مطلب ایسی شریعت ہے۔ جو آگ کی طرح گناہوں اور بدیوں کے گند جلا دیتی ہے۔ دوسرے اپنے منکرین اور گناہگاروں پر بوجہ اس کی خلاف ورزی کے خدا کے غضب کی آگ بھڑکاتی ہے۔ تیسرے وہ آگ کے درمیان نازل کی گئی تھی۔ اگلی آیات کے متعلق لکھا ہے۔ خدا بنو اسرائیل سے محبت رکھتا تھا انہوں نے اپنے آپ کو اس کے ہاتھ میں دے دیا تھا قدموں میں بیٹھ کر سعید اور فرمانبردار شاگرد کی طرح وہ تعلیم اور ہدایت حاصل کیا کرتے۔ اور اس کی پوری پوری فرمانبرداری کیا کرتے تھے۔ لیکن واقعات پیشکردہ توریت اس تفسیر وتفصیل کی تائید نہیں کرتے۔

یہود۔ نصارےٰ اور مسلمان کیا کہتے ہیں؟

یہود و نصارےٰ اور مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے۔ کہ فقرہ "خداوند سینا سے آیا" حضرت موسےٰ علیہ السلام سے متعلق ہے لیکن "اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا فاران ہی کے پہاڑ سے جلوہ گر ہوا" کی نسبت اختلاف ہے، وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ بھی حضرت موسےٰ علیہ السلام کی نسبت ہے۔ مگر مسلمانوں کا ایمان ہے کہ شعیر والا حصہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور فاران والا حصہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے متعلق پیشگوئی ہے، عیسائیوں پر تو یہ مثل صادق آتی ہے۔ ہمسائے کی دیوار ضرور گرنی چاہیئے خواہ اپنا گھر نیچے دب جائے۔ وہ خوب سمجھتے ہیں۔ کہ اگر شعیر کا مصداق حضرت یسوع مسیح کو ٹھہرایا گیا۔ تو فاران کا اطلاق کسی تیسری ہستی پر کرنا پڑے گا یسوع مسیح کی تصدیق ہو یا نہ ہو۔ لیکن رسول عربی کی تکذیب جس کا انہوں نے ٹھیکہ لے رکھا ہے ضرور ہونی چاہیئے ؛

بنو اسرائیل کی مصر سے روانگی

اس بحث میں بنو اسرائیل کے مصر سے نکلنے اور سفر کے حالات مختصراً بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ فرعون کے غرق ہونے کے بعد حضرت موسےٰ علیہ السلام بنو اسرائیل کو لے کر جن کی تعداد توریت میں ساڑھے چھ لاکھ بیان کی گئی ہے جزیرہ نما سینا میں شور پر اترے۔ ان کا منزل مقصود اپنے مورث اعلےٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بشارات کے ماتحت کنعان کی ارض مقدسہ تھی۔ شور سے مارہ آئے۔ یہاں پانی کی قلت کے باعث انہیں حضرت موسےٰؑ کے خلاف شکایت پیدا ہوئی۔ پھر ایلیم ہوتے ہوئے دشت سین میں پہونچے۔ یہاں حضرت موسےٰؑ اور ہارون علیہما السلام سے سخت بگڑ گئے۔ اور کہا ہمیں مصر سے اس لئے نکال لائے۔ کہ بھوک اور پیاس سے یہ سارا مجمع ہلاک ہو جائے (خروج ۱۶/۳) یہاں ان پر من و سلویٰ اتارا گیا۔ لیکن پھر انہوں نے احسان فراموشی کی۔ یہاں سے افیدیم پہونچے۔ لیکن یہاں بھی پانی کی قلت کے باعث اپنے محسن سے نہائت گستاخی سے پیش آئے۔ اور کہا "تو ہمیں اور ہمارے مال مویشی اس بیابان میں تباہ و برباد کرنے کے لئے مصر سے نکال لایا" (خروج ۱۷/۳) عمالیک کو شکست دینے کے بعد سینا میں آکر ڈیرے ڈال دیئے گئے۔ (خروج ۱۹/۱) اس مقام پر شریعت موسوی کا نزول ہوا، احکام جاری ہوئے تابوت سکینہ اور ہیکل تیار ہوا جھنڈے اور قرنا تیار ہوئے۔ اور تمام بنو اسرائیل کو ایک لشکر کی شکل میں ترتیب دی گئی۔ اور یہی مقام "خداوند سینا سے آیا" کا مصداق ہوا۔ لیکن اس مقام پر بھی بنو اسرائیل سے چار بار بغاوت و سرکشی اور شرک کے مظاہرے کئے۔ اور خداوند اور اس کے پیارے موسےٰؑ کی ناراضگی کا موجب ہوئے۔ لیکن خداوند ان پر رجوع برحمت ہوا۔ اور ساری قوم نے دامن کوہ میں خدا کے برگزیدوں کی معرفت وفا و تسلیم کے قول و اقرار دے کر ارض موعودہ کا رخ کیا۔ حصیرات سے ہوتے ہوئے دشت فاران میں جہاں بقول محققین یورپ اب دشت التیہ واقعہ ہے خیمہ زن ہوئے۔ جہاں تک بنو اسرائیل کی قومی زندگی کا تعلق ہے۔ یہاں نہائت اہم واقعات پیش آئے۔ موعودہ سرزمین کنعان سامنے تھی۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے ہر قبیلہ کا ایک ایک سردار جاسوسی کے لئے کنعان بھیجا۔ لوٹ کر ان میں سے صرف دو یوشع بن نون اور کلب نے نہائت خوشکن اور حوصلہ افزا اطلاعیں دیں۔ لیکن دوسرے دس سرداروں نے نہائت حوصلہ شکن رپورٹیں پیش کیں۔ جن سے ساری قوم کی ہمتیں پست ہوگئیں انہوں نے کہا کہ کنعانی اتنے قوی ہیکل ہیں۔ کہ وہ دیو اور ہم ان کے مقابل پر ٹڈے معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت موسےٰؑ نے آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ لیکن ساری قوم نے بغاوت کا علم کھڑا کر دیا۔ اور یوشع اور کلب کو سنگسار کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ خداوند کا غضب نازل ہوا۔ اور حضرت موسےٰؑ کو فرمایا۔ کہ یہ تمام نسل چالیس سال تک اس جنگل میں بھٹکتی رہے گی۔ اور عذاب الٰہی سے سارے سوائے یوشع اور کلب کے اور بیس سال سے کم عمر والوں کے اسی دشت میں ہلاک ہو جائیں گے۔ اور سرزمین کنعان پر قدم بھی نہ رکھنے پائیں گے۔ جب بنو اسرائیل کو یہ معلوم ہوا تو چڑھائی کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ مگر حضرت موسےٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ اب وقت گزر چکا۔ اب یہ کوشش بابرکت نہیں ہوگی۔ کیونکہ اب خدا تمہارے درمیان نہیں ہے۔ لیکن انہوں نے ایک نہ مانی۔ اور دھاوا بول دیا۔ مگر عمالیق اور کنعانیوں نے انہیں وہ مار ماری۔ کہ حرمہ تک انہیں بھگا دیا پھر قرح اور دوسرے سرداروں نے بغاوت کر دی۔ اور مصر واپس جانے کا ارادہ کر لیا پھر یہ لشکر عظیم دشت سین میں قادیش پہونچا۔ لیکن پانی کی قلت کی وجہ سے یہاں بھی بغاوت کرنے کے لئے کھڑے ہوگئے ؛

الغرض جابجا ساری قوم نے غداری اور بغاوت کے مظاہرے کئے۔ قادیش سے حضرت موسےٰ علیہ السلام نے ادومیہ کے بادشاہ کے پاس اس کے ملک سے گزرنے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے ایلچی بھیجے یہ علاقہ بحیرہ مردار سے خلیج عقبہ تک پھیلا ہوا تھا۔ اور سلسلہ کوہ سعیر اس کے بیچوں بیچ شمالاً جنوباً واقع تھا۔ ادومیہ کا بادشاہ لڑنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور راستہ دینے سے انکار کر دیا۔ بنو اسرائیل قادیش سے کوہ حور پر پہونچے۔ اور ادومیہ کا چکر کاٹنے کی غرض سے بحیرۂ قلزم کے کنارے پہونچے۔ وہاں سے اوبات وادی زرد وغیرہ سے ہوتے ہوئے دریائے ارنون کو پار کر کے موآب میں دریائے یردن کے مشرقی کنارے یریحو کے مقابل پر جاکر ڈیرے لگائے ؛

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نتائج

ان واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ نہ شیر والے حصہ کا اور نہ فاران والے حصہ عبارت کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کوئی تعلق ہے۔ دس ہزار قدوس تو الگ رہے۔ دس قدوسی بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نہ رہے تھے۔ صرف تین قدوسی یوشع کلب اور حضرت ہارون رہ گئے تھے۔ اور سب باغی ہو گئے۔ اور باغی کبھی قدوسی نہیں کہلا سکتا۔ محبت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان پر تو خدا کا غضب نازل ہوا۔ خداوند کے ہاتھوں میں اپنے آپ کو دینے کی بجائے وہ فرعونیوں کے ہاتھ میں واپس جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ سعادتمند شاگرد یا مرید کی طرح قدموں میں بیٹھ کر تعلیم وہدایت حاصل کرنے اور باتوں کو ماننے کی بجائے اپنے ہمدرد اور محسن بزرگوں کو سنگسار کرنے کے لئے آمادہ ہو گئے تھے۔ اسی فاران میں انہوں نے بار بار بغاوت اور سرکشی کا علم کھڑا کیا۔

شعیر کے متعلق بحث

شعیر کی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام جانے ہی نہ پائے۔ پھر عبارت کی ترتیب سے ظاہر ہے۔ کہ خداوند کے جلال کے اظہار کے لئے بتدریج عروج مقصود ہے۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام پہلے فاران تشریف لے گئے۔ پھر انہوں نے شعیر کی طرف بڑھنے کی کوشش کی۔ لیکن وہاں مشیت الٰہی کے ماتحت نہ جا سکے جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے۔ شعیر کا تعلق حضرت مسیح علیہ السلام سے ہے۔ عام طور پر اسی کو کوہ شعیر کی پیشگوئی کا مصداق سمجھا جاتا ہے۔ اور ہمارے سلسلہ کے بعض علماء کا خیال بھی اسی طرف گیا ہے۔ لیکن میرے ناقص خیال میں چونکہ عیسائیوں اور ہمارے درمیان بحث ہمیشہ فاران کے متعلق ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے شعیر کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ جہاں تک میں نے تحقیقات کی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس کوہ شعیر کی طرف ساری عمر میں ایک دفعہ جانا بھی ثابت نہیں ہوتا۔ وہ کبھی اپنی تینتیس سال کی زندگی میں کنعان سے باہر نہیں گئے۔ صرف شیر خوارگی کے زمانہ میں جب ہیرودیس نے یہودیوں کے نوزائیدہ لڑکوں کو قتل کا حکم دے دیا تھا۔ تو یوسف نجار اور حضرت مریمؑ انہیں لیکر مصر چلے گئے۔ اور جب ہیرودیس مر گیا۔ تو سال دو سال بعد واپس آ گئے۔ لیکن کنعان سے مصر جانے والے راستے کا بھی شعیر یا ادومیہ سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ان کی ۳۳ سالہ زندگی فلسطین کے علاقوں میں وعظ کرتے گذری۔ درحقیقت شعیر اور اس سے ملتے جلتے نام کے اور مقامات بھی تھے۔

(۱) شعیرہ جہاں اہود موآب کے بادشاہ عجلان کو قتل کر کے بھاگ گیا (قاضیوں $\frac{۳}{۲۶}$)

(۲) ساعیر مابین طبریہ اور عکا ناصرہ کے علاقہ میں جیسا کہ امام شہاب الدین نے اپنی تصنیف معجم البلدان میں زیر لفظ ساعیر بیان کیا ہے۔ اور اسی مقام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق توریت کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے۔ (۳) قریۃ ایریم اور شیلون کے درمیان قریۃ الغب سے دو میل جنوب مغرب میں یہودہ اور بن یامین کی سرحدوں پر واقعہ ہے۔ اور اسے کوہ سعیر بھی کہا گیا ہے۔

(یشوع $\frac{۱۵}{۱۰۹}$)

اس مقام پر اب جیسا کہ جیوش انسائیکلوپیڈیا اور انسائیکلوپیڈیا ببلیکا میں مذکور ہے۔ موضع سعری ایک پہاڑ کی چوٹی پر واقعہ ہے۔

میرے خیال میں پہلا اور تیسرا ایک ہی مقام ہے۔ اور اسی مقام کا حضرت مسیح ناصریؑ سے تعلق ہے۔ اور یہ پیشگوئی اس وقت پوری ہوئی جب آپ پوری شان و شوکت کے ساتھ مختلف مقامات سے گذرتے اور وعظ کرتے ہوئے آخری دفعہ یوروشلم پہنچے اور یہود کا غیظ و غضب بھڑک اٹھا۔ اور انہوں نے ان کو صلیب دینے کی سازش کی۔ یروشلم بھی یہودہ اور بن یامین کی سرحد پر واقعہ تھا۔ اس مقام سے یہود پر گویا خداوند طلوع ہوا۔

فضل کریم کھیروی (بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی)

انصار جماعت کی تبلیغی مساعی کا نتیجہ

اور

اس کے لئے مزید منظم جدوجہد کی ضرورت

جماعت احمدیہ کا وہ طبقہ جو بلحاظ زائد از چالیس سالہ عمر کے انصار میں داخل ہے۔ اس کے کچھ حصے نے فریضہ تبلیغ کی طرف توجہ کی ہے۔ اور اس کا نتیجہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نکلنا شروع ہو گیا ہوا ہے۔ گو ابھی تک سب مجالس سے باقاعدہ رپورٹیں موصول ہونی شروع نہیں ہوئیں اور نہ سب افراد انصار سے جو کسی مجلس میں شامل ہیں۔ تاہم جس قدر اطلاعات موصول ہوتی ہیں۔ وہ بہت امید افزا ہیں۔ گذشتہ تین ماہ (از مئی تا جولائی ۱۹۴۵ء) میں جو رپورٹوں اور دیگر اطلاعات سے معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے۔

اس عرصہ میں ۱۰۰ انصار نے تبلیغ کی۔ اور ۱۵ انصار کی جدوجہد سے ۸۸ احباب نے بیعت کی۔ (اس میں قادیان کے انصار کی مکمل تبلیغی رپورٹیں موصول نہ ہونیکی وجہ سے شامل نہیں)

جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ بہت سی مجالس انصار اللہ اور افراد انصار کی طرف سے رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ جن کی کارگذاری سے میں بالکل بے خبر ہوں۔ ان کے متعلق بھی خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ ان کی طرف سے ابھی تک تبلیغ کے بارے میں پوری کوشش اور جدوجہد شروع نہیں ہوئی۔ اور جہاں کہیں ہو بھی رہی ہے۔ وہ بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔

اس لئے جہاں میں ان مجالس انصار اللہ اور افراد انصار کی مساعی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے تبلیغ کی اور پھر جنکی کوشش کے بہتر نتائج نکلے۔ وہاں میں ان احباب سے بھی پر زور درخواست کرتا ہوں جنہوں نے ابھی تک بحیثیت انصار فریضہ تبلیغ ادا نہیں کیا کہ وہ اپنی زندگی کے ان لمحات کو اپنے امام و مقتدا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشا کے مطابق صرف کرنے کے لئے بہت جلد اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف عمل ہو جائیں۔

حقوقی جنگ عظیم کا تو خاتمہ ہو چکا ہے۔ اب روحانی جنگ کے لئے ہمارے واسطے میدان صاف کیا گیا ہے۔ اب ہمارا فرض ہے۔ کہ اپنے روحانی جرنیل کے زیر کمان ہو کر اس روحانی جنگ میں کود پڑیں۔ اور اپنے تجربہ کے جوہر دکھا کر ثابت کر دیں کہ جماعت کا بڑی عمر کا طبقہ بھی اپنی ہمت اور استقلال میں ویسا ہی مضبوط ہے۔ جیسا کہ نوجوان مجاہد۔ پس اے انصار جماعت! تم اپنی عمر کے لحاظ سے موت کے بہت قریب ہو۔ یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تمہیں مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا زمانہ اور پھر اس کے زیر کمان خدمت دین کا موقع میسر آ رہا ہے۔ اس کی قدر کرو۔ یہ موقع بار بار میسر نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ تمہارا ہر ایک تاجر۔ دوکاندار۔ پیشہ ور اہل حرفہ۔ زمیندار اور ملازم پیشہ ہر ایک اپنے اپنے طبقہ میں اپنے زیر اثر احباب اور غیر احمدی رشتہ داروں میں جو بھی وقت میسر آئے اسے فریضہ تبلیغ میں صرف کرے جہاں بھی تم ہو۔ تمہارے ذریعے تمہارے اردگرد۔ اور رشتہ داروں میں احمدیت ہی احمدیت پھیل جائے۔ تا تمہارا نام خدا کی راہ میں جہاد کرنے والوں کی فہرست میں آ جائے۔

فتح محمد سیال قائد تبلیغ و قائم مقام صدر مرکزیہ انصار اللہ قادیان۔

مولوی محمد علی صاحب کو بائیس ہزار ۲۲۰۰۰ انعام اور ان کا جواب

از جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد

جس طرح مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھ دیا کہ میں نے حلف اٹھا لیا ہے مجھے اکیس ہزار روپیہ انعام دیا جائے۔ اسیطرح مولوی محمد علی صاحب بھی اپنے اخبار پیغام صلح ۵ راگست ۱۹۴۵ء میں لکھتے ہیں۔ میں نے حلف اٹھا لیا ہے "مجھے بیس ہزار روپیہ بھیج دیا جاوے"

اب ان کو بھی وہی جواب دیا جاتا ہے۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب کو دیا گیا تھا کہ ہماری شرط تو یہ ہے۔ کہ آپ اپنے عقائد ایک خاص جلسہ میں حلفاً بیان کریں اور وہ حلف موکد بعذاب ہو۔ اگر آپ اسکے لئے تیار ہیں تو آپ اپنے اخبار میں اعلان شائع کر دیں۔ انشاء اللہ خاکسار خود یا اپنا نمائندہ معہ انعامی رقم کے جلسہ میں بھیجدیگا۔ حلف کے الفاظ وہی ہوں۔ جو خاکسار کے اردو انگریزی زبان میں شائع شدہ رسالہ میں درج ہیں (وہ رسالہ کارڈ آنے پر مفت روانہ کیا جاتا ہے) مگر اسطرح کا موکد بعذاب حلف اٹھانا ان کیلئے یقیناً یقیناً موت ہے۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ حق کیا ہے۔ پس گو ان کو بائیس ہزار روپیہ انعام ملتا ہے پھر بھی تین سال سے ٹالتے چلے آ رہے ہیں۔ اور مرتے دم تک ٹالتے ہی رہینگے اور دنیا کیلئے ایک عظیم الشان

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کا افتراء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے۔ اِذَا نَصَرَ اللّٰہُ الْمُؤْمِنَ جَعَلَ لَہُ الْحَاسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا رَادَّ لِفَضْلِہٖ فَالنَّارُ مَوْعِدُھُمْ۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی مومن بندے کی نصرت کرتا ہے۔ تو ساتھ ہی اس کے حاسد بھی پیدا کر دیتا ہے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اس لئے حاسدوں کو حسد کی آگ میں جلنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

یوں تو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے جناب مولوی محمد علی صاحب کا بغض و عناد بہت دیرینہ ہے۔ لیکن جب سے حضور نے باعلام الٰہی اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ اور مولوی صاحب موصوف کے قدیم دوستوں میں سے بعض چیدہ اصحاب تجربہائے گوناگوں کے بعد آپ کو داغ مفارقت و حسرت دے کر سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی بیعت میں شامل ہو گئے ہیں۔ جناب مولوی صاحب کا دیرینہ بغض و عناد تمام مدارج طے کر کے آخری مرحلہ تک پہنچ گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کے سینے میں ایک بھٹی ہے۔ جس میں حسد کی آگ رہ رہ کر بھڑکتی اور شعلہ زن ہوتی ہے۔ اور اس حالت میں جو عبرت انگیز حرکات آپ سے سرزد ہوتی ہیں۔ ان کا اندازہ گذشتہ قریباً ڈیڑھ سال کے اخبار "پیغام صلح" کے پرچوں پر سرسری نظر ڈالنے سے بآسانی ہو سکتا ہے۔

اگرچہ مصلح موعود کے تمام نشانات اور علامات سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات مبارکہ میں موجود تھے۔ اور بہت سی پیشگوئیاں جو مصلح موعود کے ساتھ مخصوص تھیں۔ آپ کے زمانہ خلافت میں پوری ہوئیں۔ لیکن چونکہ آپ نے اس کا اعلان اس وقت فرمایا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے رویائے صادقہ کے ذریعہ بھی آپ کا مصلح موعود ہونا آپ پر ظاہر فرمایا۔ اسلئے جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنا سارا زور اس امر پر صرف کر دینا چاہا۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ حضور کی طرف نعوذ باللہ دروغگوئی اور جھوٹ منسوب کریں۔ تا حضور کے خواب کی طرف توجہ کرنے سے طبیعتیں رک جائیں۔ اور یہ ناپاک غرض پوری کرنے کے لئے آپ نے "پیغام صلح" میں جلی عنوانوں سے حضور کے متعلق یہ شائع کرنا شروع کر دیا۔ کہ نعوذ باللہ آپ نے فلاں فلاں جھوٹ بولے ہیں۔ اور پھر "پیغام صلح" کے ناظرین کو یہ یقین دلانے کے لئے کہ آپ اس جھوٹ کا پروپیگنڈا کرنے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ یہاں تک جسارت دکھائی۔ کہ مباہلہ کا چیلنج بھی دے دیا۔

ان امور میں سے جن میں آپ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف جھوٹ منسوب کر کے مباہلہ کا چیلنج دیا۔ ایک چیلنج مسئلہ نبوت کے متعلق بھی تھا۔ مولوی صاحب موصوف کے اس چیلنج کی حقیقت ملک عزیز الرحمٰن صاحب فیضی کے مضمون مندرجہ "الفضل" ۲۲ اگست ۱۹۴۵ء سے ظاہر ہو چکی ہے۔ یعنی جب فیضی صاحب نے یہ لکھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے اس مسلمہ پر کہ:-

"(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخری عمر میں نبوت کی تعریف میں تبدیلی کی ہے اور (۲) آپ جب بھی نبوت کا انکار کرتے تھے۔ تو پہلی تعریف کے مطابق کرتے تھے۔ دوسری تعریف کے مطابق آپ نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور وفات تک اسی پر قائم رہے۔"

مباہلہ کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ اور حضور نے اس کی منظوری دیدی ہے۔ تو جناب مولوی صاحب نہایت صفائی سے میدان چھوڑ گئے۔ اور اب اپنے اس فرار کو ایک طویل مضمون میں جو "پیغام صلح" مورخہ ۸ اگست ۱۹۴۵ء میں شائع ہوا ہے چھپانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ حالانکہ مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں غیر مبایعین اور مبایعین کے سارے اختلاف کی بنیاد یہی امر ہے۔ اس فیصلہ کن طریق سے جناب مولوی صاحب کا گریز ہر اس شخص پر اصل حقیقت کو نہایت صفائی سے واضح کر دیتا ہے۔ جو حق کو سمجھنے کی خواہش رکھتا ہو۔

ایک اور امر جس کو جناب مولوی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جھوٹ اور افتراء قرار دیکر مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ وہ انہی کے الفاظ میں یہ ہے:-

"میاں صاحب نے "الفضل" مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۴۴ء صفحہ ۱ کالم ۳ میں یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی مجالس میں مہینوں تک اس بات کا چرچا رہتا تھا۔ کہ آپ کا اجتہاد دربارہ نبوت درست نہیں نکلا۔"

ایک سال سے زائد عرصہ سے جناب مولوی صاحب "پیغام صلح" میں نمایاں طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر یہ افتراء شائع کر رہے ہیں۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جناب مولوی صاحب کے پیش کردہ حوالہ میں کوئی دعویٰ کیا ہی نہیں۔ جس پر سچ یا جھوٹ کا اطلاق ہو سکے۔ "الفضل" ۲۶ مئی ۱۹۴۴ء میں حضور کا جو ارشاد درج ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:-

"۱۹۰۱ء میں جب آپ نے "ایک غلطی کا ازالہ" تحریر فرمایا۔ تو اس میں آپ نے لکھا۔ کہ ہماری جماعت میں سے بعض لوگ جن کو نہ ہمارے سلسلہ کی کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اور نہ وہ ہماری مجالس میں بیٹھ کر اپنے معلومات کی تکمیل کرتے ہیں۔ مسئلہ نبوت کے سوال پر نفی میں جواب دے دیتے ہیں۔ جو درست نہیں۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ کئی مہینوں سے آپ کی مجالس میں اس بات کا چرچا رہتا تھا۔ کہ نبوت کی تعریف سمجھنے میں آپ کا سابقہ اجتہاد درست نہ تھا۔"

اس عبارت میں "معلوم ہوتا ہے" کے الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں۔ یہ الفاظ اس وقت بولے جاتے ہیں۔ جب متکلم کسی امر کو وجہ قیاس و قرینہ قرار دیکر اس سے ایک استنباط و استدلال کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر کو بنیاد قرار دے کر اس سے بطور اجتہاد ایک استنباط و استدلال پیش کیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب ایک مجتہد کسی عبارت سے کوئی نتیجہ نکالتا ہے۔ تو اس میں خطاء و صواب دونوں کا احتمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ علماء کلام کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ اَلْمُجْتَھِدُ قَدْ یُخْطِئُ وَیُصِیْبُ۔ پس اس اصول کی بناء پر ایک عبارت سے اگر کوئی شخص ایک غلط قیاس اور نتیجہ نکالے۔ تو دوسرا شخص یہ تو کہہ سکتا ہے۔ کہ تمہارا استدلال صحیح نہیں۔ مگر اس کو یہ کہنے کا ہرگز حق نہیں کہ تم نے جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔ اور جس کی عبارت سے تم نے یہ استنباط کیا ہے۔ اس پر تم نے افتراء کیا ہے۔ پس استدلال کو غلط تو کہہ سکتے ہیں۔ مگر اسے جھوٹا دعویٰ یا افتراء نہیں کہا جا سکتا۔ چنانچہ آج تک متکلمین اور علماء اسلام کے باہم مخالف اجتہادات میں کسی نے یہ طریق اختیار نہیں کیا۔ کہ غلط استدلال کرنے والے کو جھوٹا یا مفتری کہا ہو۔ یا اگر کسی کے خیال میں کسی مجتہد کا استدلال صحیح نہ ہو۔ تو اس غلط استدلال کی بناء پر مفتری ٹھیرا کر مباہلہ کی دعوت دی ہو۔ یہ صرف جناب مولوی محمد علی صاحب ہی کی شان ہے۔ کہ استدلال کو جھوٹا دعویٰ قرار دے رہے ہیں۔ اور پھر اس پر مباہلہ کا چیلنج۔

بات بالکل صاف ہے۔ اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز "اس سے معلوم ہوتا ہے" کے الفاظ استعمال نہ فرماتے۔ جو بطور اجتہاد ایک استدلال کا مفہوم اپنے اندر رکھتے ہیں۔ تو بیشک اس کے بعد کا جملہ ایک مستقل دعویٰ بن جاتا۔ اور اس صورت میں اس پر جھوٹ یا سچ کا اطلاق ہو سکتا تھا۔ لیکن موجودہ صورت میں جبکہ یہ اجتہاد کے طور پر ایک استدلال و استنباط ہے۔ تو اسے صرف غلط یا صحیح استدلال کہا جا سکتا تھا اور بس۔ لیکن چونکہ جناب مولوی محمد علی صاحب کا مقصد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کرنا تھا۔ جو اسے صرف غلط یا صحیح استدلال کہنے سے حاصل نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے آپ نے علم کلام میں ایک نئی "ٹیکنیک" کا اضافہ فرمایا۔ اور ایک مجتہد کے استدلال کو جو ان کی نظر میں صحیح نہ تھا۔ جھوٹ اور افتراء قرار دیدیا۔ اور پھر اسے بار بار اخبار میں شائع کر کے اپنے انتہائی بغض و حسد کی آگ یہ کہہ کہہ کر ٹھنڈی کرنے کی کوشش کی۔ کہ میاں صاحب نے نعوذ باللہ یہ جھوٹ بولا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر افتراء کیا ہے۔ حالانکہ حضور کے استدلال کو جھوٹ اور افتراء کہنا خود جھوٹ اور افتراء ہے۔

جناب مولوی صاحب کا اصل کام تو یہ تھا۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پیش کردہ استدلال کو غلط ثابت کرتے اور کہتے کہ میاں صاحب نے "جو چیز وجہ استدلال قرار دی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا"۔ لیکن یہ پوزیشن انہوں نے اسلئے اختیار نہیں کی۔ کہ اس استدلال کو توڑنا ان کے بس کی بات نہ تھی۔ لیکن جھوٹا پروپیگنڈا؟ ـــ یہ ایک بڑی آسان بات تھی۔ اس لئے آپ کو یہ راہ اختیار کرنا قرین مصلحت معلوم ہوئی۔ اگر جناب مولوی صاحب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے استدلال کو غلط ثابت کرنے کی ہمت ہے۔ تو وہ اسے غلط ثابت کر کے دکھائیں۔ لیکن اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ تو انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ جھوٹے الزامات لگانے اور ایچا پیچیوں سے دنیا کو صداقت قبول کرنے سے روک نہیں سکتے۔ ہاں اس سے ان کے بغض و حسد کا اظہار ضرور ہو رہا ہے۔ (خاکسار علی محمد اجمیری)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ضروریات زندگی مہیا کرنے میں

ہمارے لئے کس طرح قدم قدم پر مشکلات پیدا کی جاتی ہیں!

اس عنوان کے ماتحت ۶ ستمبر کے "الفضل" میں بعض حقائق پیش کئے جا چکے ہیں۔ جن سے اس امر پر کافی روشنی پڑتی ہے کہ ہمارے لئے بجائے کسی قسم کی سہولت بہم پہنچانے کے ایسا طریق اختیار کیا جاتا ہے کہ ہم اپنی ضروریات کو حاصل نہ کر سکیں۔ اور اگر کریں بھی تو بہت زیادہ روپیہ اور وقت ضائع کرنے کے بعد۔ حال ہی میں لالہ تیج پال صاحب (سابق وکیل جالندھر حال سول سپلائی آفیسر گورداسپور کی طرف سے اس مضمون کا تار ملا ہے کہ "کوئلہ بٹالہ سے قادیان کیلئے دوبارہ بذریعہ ریل بک نہیں کرایا جا سکتا آپ کے لئے بٹالہ کے کوٹہ سے حصہ دیا گیا تھا بذریعہ تار اطلاع دیجائے۔ اگر کوئلہ کی ضرورت ہو"۔ اس تار کے یہ معنی ہیں کہ ہم کوئلہ حاصل نہ کر سکیں۔ کیونکہ اس کوئلہ کو چھکڑوں کے ذریعہ لانے پر ۹۲۴ روپے زائد خرچ کرنے پڑتے ہیں یہ کوئلہ قادیان میں اگر براہ راست بھیجا جاتا۔ تو بھی کنٹرول قیمت پر قریباً -/۲۳/۸ روپیہ فی ٹن ادا کرنا پڑتا۔ جیسا کہ سابقہ گاڑی کے لئے ادا کیا گیا۔ لیکن میسرز گوردن داس کدارناتھ گورداسپور کول ایجنٹ نے -/۲۹/۸ روپیہ فی ٹن کا مطالبہ کیا ہے۔ یعنی -/۶ روپیہ فی ٹن کی زیادتی۔ اس کے علاوہ تین روپیہ فی ٹن مزید متفرق اخراجات کا مطالبہ کیا ہے گویا کل -/۹ روپیہ فی ٹن کے حساب سے ۳۸ ٹن پر -/۳۴۲ روپیہ کی زیادتی۔ اس کے علاوہ بٹالہ سے قادیان تک لانے کے لئے باربرداری کا خرچ بحساب ۹ر فی من ۳۸ ٹن کے لئے -/۵۸۲ ہوگا۔ گویا کل -/۹۲۴ کا بار ہم پر ڈال کر لالہ تیج پال صاحب سول سپلائی آفیسر گورداسپور بڑی سادگی کے ساتھ ہم سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا کوئلہ آپکو چاہیئے؟ اور ساتھ ہی تار میں یہ احسان بھی جتایا گیا ہے کہ بٹالہ کے کوٹہ سے یہ حصہ ہمارے لئے نکالا گیا ہے۔ حالانکہ ہر واقف کار کو معلوم ہے کہ اس سے قبل کوئلہ ہمیشہ کالری (کان) سے قادیان کے لئے براہ راست بک کیا جاتا رہا ہے۔ اور اب بھی جو گاڑیاں اس ضلع کے لئے مخصوص ہوئی تھیں مجھے اطلاع دیگئی تھی کہ ان میں سے دو گاڑیاں کے لئے مخصوص کی گئی ہیں۔ پھر بظاہر کوئی وجہ نہ تھی کہ ان گاڑیوں کو پہلے بٹالہ کے لئے تخصیص کیا جاتا اور وہاں ان کو خالی کرانے کے بعد اس میں سے ہمارا حصہ مقرر کیا جاتا۔ اس غیر معمولی بار کی وجہ کیا یہ نہیں کہ لالہ گوردن داس کو کافی کمیشن مل جائے اور ہم پر غیر معمولی بار پڑ جائے یا ہم اس بار کی وجہ سے کوئلہ اٹھانے سے انکار کر دیں۔ اور یہ کوئلہ ہندو ایجنٹ کے قبضہ ہی میں رہے یہ ایک قابل غور سوال ہے کہ ہماری درخواست کسی ایجنٹ کے ذریعہ سے نہ دی گئی تھی۔ کہ ہمیں اس کا مرہون منت بنایا جاتا۔

اسی طرح حال ہی میں پٹھان کوٹ کے ایک مسلمان ٹھیکیدار کو محروم کر کے اس کا منظور شدہ کوٹہ ایک ہندو ٹھیکیدار کو دیا گیا۔ اس کی بنا محض ایک فرضی رپورٹ پر رکھی گئی۔ اور وہ یہ کہ مسلمان ٹھیکہ دار کوٹہ لینے سے انکاری ہے جبکہ اس بیچارہ کو اس انکار کا علم تک نہیں تھا ہمارے معاملہ میں اب یہ فرضی صورت پیدا کی گئی ہے کہ گویا ہمیں بٹالہ کے کوٹہ سے کوئلہ دیا جاتا تھا۔

سول سپلائی آفیسر لالہ تیج پال صاحب کے تار میں مجھ سے یہ دریافت کیا گیا ہے کہ آیا ہمیں کوئلہ چاہیئے؟ صاحب موصوف کی غایت درجہ سادگی بھی ملاحظہ ہو۔ گزشتہ سال سے کالج وغیرہ کی تعمیرات کے لئے پراونشل کول کنٹرولر صاحب سے ۵ گاڑیاں کوئلہ کی منظوری حاصل کی گئی۔ منظوری کی اطلاع مجھے ۱۱ جولائی ۴۵ء کو ملی۔ اور مجھے لکھا گیا کہ ان گاڑیوں کو حاصل کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور سے مزید خط و کتابت کی جائے۔ چنانچہ صاحب موصوف نے جواباً ۱۳ جولائی ۴۵ء کو مجھے لکھا کہ چونکہ آپ ان گاڑیوں کی منظوری حاصل کر چکے ہیں۔ اس لئے جونہی کوئلہ میسر ہوا۔ آپ کو دیا جائے گا۔ مئی کے پہلے ہفتہ میں اطلاع ملی کہ ضلع گورداسپور کے لئے بھٹوں کے قابل استعمال کوئلہ ۱۲۰ ٹن منظور کیا گیا ہے جو جولائی کا کوٹہ ہے میں نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو یاددہانی کرائی۔ تو انہوں نے ان میں سے چار گاڑیاں یعنی ۸۰ ٹن کوئلہ ہمارے لئے مخصوص کرنے کی اطلاع ۱۳ جولائی ۴۵ء کو دی۔ مگر وہ چار گاڑیاں چھوڑ اب ان دو گاڑیوں سے بھی ہمیں محروم رکھا جا رہا ہے۔ اور ہندو ٹھیکہ دار کو ان سے فائدہ اٹھانے کی سہولت بہم پہنچائی گئی ہے۔

کھانڈ کے متعلق میں اخبار الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں بتلا چکا ہوں۔ کہ کن حالات میں ڈپٹی کمشنر صاحب نے ۱۲۰ بوری کھانڈ ڈیرہ بابا نانک سے قادیان پہنچانے کے لئے حکم دیا۔ اس حکم کی اطلاع ہمیں نہیں۔ بلکہ ہندو ڈپو قادیان کو دی گئی۔ جس نے اس اطلاع کو دبائے رکھا۔ اور جب میں نے سوال اٹھایا تو سول سپلائی آفس کے انچارج کلرک نے معذرت کی کہ ان کے کلرک سے غلطی ہوئی ہے۔ اس نے ہمیں اطلاع نہیں دی ہمارے سوال کا نتیجہ یہ ہوا کہ قادیان کے ہندو ڈپو کے انچارج نے اپنے نام پر ۱۲۰ بوریاں حاصل کر لیں۔ اور اپنے لئے ۵۰ فی صدی کے حساب سے ۶۰ بوریاں محفوظ کر کے باقی ہمیں دے دیں۔ جبکہ دراصل اسے صرف ۳۰ بوریاں لینے کا حق تھا۔ کیونکہ وہ اگست کا کوٹہ حاصل کر چکا تھا۔ اس کے پاس چار بوریاں اگست کے آخر میں اپنے گاہکوں کو ان کا اگست کا راشن دینے کے بعد بچی ہوئی تھیں باقی ماندہ ساٹھ بوریاں ستمبر کے لئے قابل تقسیم کوٹہ تھا۔ جو دونوں ڈپوؤں کو نصف تقسیم ہونا چاہیئے تھا۔ غرض کھانڈ کے متعلق حکم نافذ کرنے میں جو بھول ہوئی۔ وہ بھی ہندو ڈپو کے حق میں مفید رہی۔ اور اب بقول ایجنٹ کوئلہ جو غلطی سپلائی آفس سے سرزد ہوئی ہے۔ وہ بھی بہر حال ہندو ڈپو ہولڈر ہی کے حق میں مفید ثابت ہوئی اب دیکھیں کہ سول سپلائی آفیسر کوئلہ کے متعلق کس کے نسیان یا غلطی کا عذر کرتے ہیں؟ اور ان کے عذروں کو کس سہل انگاری سے قبول کر لیا جائے گا۔

کانگرس اکھنڈ ہندوستان کا رونا رو رہی ہے لیکن اس کا فرض ہے کہ وہ پہلے اپنی قوم کی ذہنیت کا علاج کرے۔ ورنہ انگریز صاحبان کے لئے اکھنڈ ہندوستان کا مطالبہ ہمیشہ کارڈ کا نہ رہے گا۔ جب تک اس گھٹاؤنی اور ادنیٰ ذہنیت کا سنجیدگی کے ساتھ ازالہ نہیں کیا جاتا ناممکن ہے کہ ہم غلامی سے آزاد ہوں یا آزادی حاصل کر سکیں۔ مسلمان بیچارے یونہی بلا وجہ اس مصیبت سے نہیں ڈر رہے جو انہیں اپنے مستقبل کے متعلق نظر آ رہی ہے۔

زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر امور عامہ

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر ۸۶۶۴ منکہ عبدالرشید ولد مولوی عبدالحمید صاحب ساکن شاہپور ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع ٹپرہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں میری ماہوار آمد -/۴۲ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ عبدالرشید موصی بحروف انگریزی۔ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال گواہ شد منظور الدین چودھری ڈھاکہ۔

نمبر ۸۶۵۹ منکہ عبدالکریم ولد ولی محمود صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن محلہ احمدی پاڑہ برہمن بڑیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ایک مکان رہائشی خام قیمتی اندازاً -/۱۰۰۰ روپیہ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد تجارت پر ہے جو کہ اندازاً -/۵۰ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عبدالکریم موصی بحروف بنگالی۔ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد۔ عبدالمالک سکرٹری مال برہمن بڑیہ۔

نمبر ۸۶۶۲ منکہ عبدالحکیم احمدی ولد رحیم بخش صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن قاضی میر ڈاکخانہ سوہ ضلع میمن سنگھ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ہش ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد -/۴۴ روپے ماہوار ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عبد الحکیم موصی بگواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد۔ سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۸۶۵۸ منکہ عبد المالک ولد منشی سعادت علی صاحب قوم احمدی پیشہ زراعت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن محلہ احمدی پاڑہ برہمن بڑیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد تقریباً ۳۰/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عبد المالک موصی۔ گواہ شد سعادت علی والد موصی۔ گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

نمبر ۸۶۵۳ منکہ میر عبد الستار ولد میر ناصر علی صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن موضع مرداکل ڈاکخانہ برہمن بڑیہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ چار گنڈہ زرعی زمین واقعہ شاہ باز پور قیمتی ۲۱۵/- روپے ایک مکان خام رہائشی واقعہ مرداکل قیمتی ۲۲۵/- روپے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری آمد تجارت ۳۰/- روپے ماہوار قریباً ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا نیز میری وفات پر جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد میر عبد الستار موصی گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال بگواہ شد میر عبد الرزاق۔

نمبر ۸۸۲۰ منکہ محمد اسحاق صوفی ولد شیخ اللہ بخش صاحب قوم شیخ پیشہ واقف زندگی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی کھجور والی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۸/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۲۸/- روپے مع الاؤنس ہے میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اے خدا تو میری اس وصیت کو قبول فرما۔ رب توفنی مسلما والحقنی بالصالحین۔ آمین العبد:۔ محمد اسحاق صوفی واقف زندگی۔ گواہ شد رشید احمد چغتائی موصی ۸۸۵۔ گواہ شد۔ کرم الٰہی ظفر واقف زندگی۔

نمبر ۸۸۵۲ منکہ کریم بی بی زوجہ مستری رحمت اللہ صاحب موصی قوم مغل لوہار عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۲۲ء ساکن چوہل چک ۹ ڈبلیو بی براستہ شاہ کوٹ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے یک صد روپیہ نقد۔ ایک جوڑی نبد چاندی وزن دس تولے۔ مہر دس روپے میں وصول کر چکی ہوں۔ جو ۱۰۰/- میں شامل ہے۔ اگر اس جائیداد کے علاوہ کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ موجودہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ کریم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ مستری رحمت اللہ خاوند موصیہ
گواہ شد مستری عنایت اللہ چوہدری والہ چک نمبر ۱۰۸

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے
(منیجر)

آسام اور بنگال کی حیرت انگیز دوا

تپ دق

جناب محمد خان صاحب کولڈ سٹوریج لچھمن داس لائق مشن روڈ کوئٹہ سے لکھتے ہیں پہلے جو "جبیری" نمبر ۱ دس روز کے واسطے منگائی تھی بے حد فائدہ ظاہر ہوا۔ بخار سے نجات ملی۔ اور چہرہ پر لالی دوڑنا شروع ہوگیا۔ ایک مکمل کورس جبیری نمبر ۱ فوراً روانہ کر دیں۔ تپ دق اور پرانے بخار کے مریضو اب بھی سمجھو اور دیکھو آسام بنگال کی مشہور عالم دوا "جبیری" کے بارہ میں ہزارہا مریضوں کے یہ الفاظ کہ یہ حقیقت "جبیری" دوا نہیں۔ بلکہ مریض کی جان بچانے والی ایک اکسیر لکھی (خداداد نعمت) ہے بالکل درست ہیں۔ یہ صرف اشتہاری الفاظ نہیں ہیں بلکہ ہزارہا فائدہ اٹھانے والے مریضوں کے جو کہ سب طرف سے ناامید ہو چکے تھے۔ دلی الفاظ ہیں۔ سب طرف سے ناامید ہوئے مریضوں کو ہمارا چیلنج ہے کہ ایک بار ضرور دوا آزمائش کریں۔ قیمت جبیری سپیشل امیروں کے لئے جس میں ساتھ ساتھ طاقت کو بڑھانے کے لئے موتی۔ سونا۔ ارک وغیرہ قیمتی نسخہ جات بھی ڈالے گئے ہیں۔ پورا چالیس روز کا کورس پچھتر روپیہ۔ نمونہ دس روز کے لئے بیس روپے۔ جبیری نمبر دوم صرف جڑی بوٹیوں کا مجموعہ ہے۔ امیر غریب سب استعمال کر سکتے ہیں۔ پورا کورس بیس روپے نمونہ دس روز کے لئے چھ روپے۔ محصول ڈاک پندرہ آنے ہر حالت میں علیحدہ ہے۔ آرڈر میں اخبار کا حوالہ ضرور دیں تاکہ جلد تعمیل ہو جائے۔

رائے صاحب کے ایل شرما اینڈ سنز ہیمس اینڈ بینکرز (۲) شیلانگ (آسام) یا پنجاب آفس جگادھری

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں ان کو شروع سے ہی دوائی "فضل الٰہی" دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل کورس سولہ روپے

ملنے کا پتہ:۔ **دواخانہ خدمت خلق۔ قادیان**

اعلان تبلیغ خاص

میں عرصہ سے تبلیغ کے لئے احباب سے ۸۰۰/- روپیہ چندہ بھیجنے کی تحریک کر رہا ہوں (جس میں سے ابھی تک صرف ۱۹۶/۸/- روپے جمع ہوئے ہیں) اب جو تبلیغ خاص کے لئے حضرت امیر المومنین مصلح موعود علیہ السلام نے دائرہ تبلیغ منظور فرمایا ہے۔ وہ بہت اہم ہے۔ اس تبلیغ کا مقصد ہندوستان کو سلسلہ عالیہ میں منسلک کرنا ہے۔ ظاہر ہے ایسے اہم کام بغیر انتہائی کوشش اور قربانی سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ میرا تخمینہ ۸۰۰/- کا غلط ثابت ہوا ہے۔ اب جو اندازہ لگایا گیا ہے۔ وہ ایک سال کے لئے کم از کم پندرہ سو روپیہ درکار ہوگا۔ جب ہم صرف ایک دائرہ میں کام کر سکیں گے۔ اور اگر ہماری کوشش اور ہمارے مخلص احباب کی توجہ سے اس حلقہ میں پانچ چھ آدمی بھی داخل سلسلہ ہوئے۔ تو یہ خفیف رقم ہزاروں روپیہ سلسلہ کے لئے پیدا کرے گی۔ اور جو مومن بنیں گے ان کا اجر تو سلسلہ کو اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔ حضرت مصلح موعود علیہ السلام کا خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۹۴۵ء ستمبر احباب پڑھیں اور اپنے مقام کو محسوس فرمائیں۔

ذوالفقار علی خان ناظم تبلیغ

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کیلئے

ضرورت

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کے لئے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے۔ جو اردو۔ انگریزی میں اچھی لیاقت رکھتا ہو۔ اور ان دونوں زبانوں میں آزادی سے گفتگو اور خط و کتابت کر سکتا ہو۔ محنتی ہو تجارتی مذاق رکھتا ہو۔ جس کو مینیجنگ ڈائرکٹر صاحب کے اسسٹنٹ کے طور پر لگایا جائے گا منتخب ہونے کی صورت میں دوران عرصہ ٹریننگ ایک سو روپیہ ماہانہ دیا جائے گا۔ امتحانی عرصہ ایک سال ہوگا اس کے بعد ان کو ۱۰۰-۱۰-۱۵۰ کا گریڈ دیا جائے گا۔ اس سے آگے گریڈ کا فیصلہ بعد میں ہوگا۔

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں جلد از جلد بھجوا دیں۔

چیئرمین
سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ٹوکیو ۱۱ ستمبر۔ اعلیٰ اتحادی کمانڈر جنرل میکارتھر نے حکم دیا ہے۔ کہ جاپانی امپیریل گورنمنٹ کے ہیڈ کوارٹر کو توڑ دیا جائے۔ یہ بھی حکم دیا ہے۔ کہ ڈومئی ایجنسی اور ٹوکیو ریڈیو کی ساری خبروں کو امریکن افسر سنسر کیا کرینگے پہلی سنسر پارٹی امریکہ سے جاپان پہنچ گئی ہے۔

ٹوکیو ۱۱ ستمبر۔ ملایا کے دونوں طرف پورٹ سویٹنہم اور ڈکسن کے علاقہ میں امریکن دستے اتر گئے ہیں۔ ابھی تک کوئی جاپانی سپاہی مزاحم نہیں ہوا۔ امریکن اپنے پروگرام کے مطابق آگے بڑھ رہے ہیں۔

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ سنگاپور میں جاپانی فوجوں سے ہتھیار رکھوانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ آج برطانوی جہاز خلیج میں داخل ہو جائینگے۔ یہ رسم میونسپل بلڈنگ میں ادا کی جائیگی۔ اور چار گھنٹے تک رہے گی۔ ایک نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ گورنمنٹ چاول۔ نمک۔ اور گوشت مفت بانٹ رہی ہے۔

ٹوکیو ۱۱ ستمبر۔ جنگی قیدیوں کو گھر بھیجنے کا کام تسلی بخش طور پر جاری ہے۔ جو قیدی سفر کرنے کے قابل ہیں۔ وہ تین ہفتہ کے اندر اندر اپنے اپنے گھروں کو چلے جائینگے۔

ماسکو ۱۱ ستمبر۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جاپان اور روس کی جنگ میں جاپان کے ۲ لاکھ ۷۰ ہزار سپاہی گھائل ہوئے یا مارے گئے اور روس کے صرف ۸ ہزار۔

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ امید ہے کہ آج برطانیہ۔ امریکہ چین۔ روس اور فرانس کے وزراء خارجہ کی کانفرنس شروع ہو جائیگی۔ جو دو ہفتہ تک جاری رہے گی۔ پہلی میٹنگ کی صدارت برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر بیون کرینگے

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ کل رات برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر اٹیلی نے یونان کے ریجنٹ کو ڈنر دیا جس میں مسٹر بیون اور بعض دوسرے وزراء نے بھی شرکت کی۔

اوسلو ۱۱ ستمبر۔ کوئزلنگ کے پھانسی کے حکم کے بارے میں ناروے کی سپریم کورٹ نے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کی ہے

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ برطانیہ کے جنگی سیکرٹری برطانوی فوج کو دیکھنے کے لئے اس ہفتہ ہوائی جہاز سے ہندوستان آ رہے ہیں۔ ایک ہفتہ کے دورہ کے بعد کلکتہ سے رنگون چلے جائینگے۔ اور وہاں ساؤتھ ایسٹ ایشیا کمانڈ کا معاینہ کرینگے۔

منیلا ۱۱ ستمبر۔ ہانگ کانگ کے جنگی کیمپ سے جو اتحادی قیدی رہا ہوئے ہیں۔ انہوں نے انکشاف کیا ہے۔ کہ نظام حیدر آباد کے بھتیجے کیپٹن انصاری کا جن کے خلاف جاپانیوں کی قید سے بچ نکلنے کا الزام تھا۔ جاپانیوں نے سر قلم کر دیا ہے

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ کوریا میں انتہا پسندوں نے جاپانیوں پر عام حملے شروع کر دیئے ہیں۔ کئی جاپانیوں کو ان کی جائیدادوں سے محروم کر دیا گیا ہے جاپانیوں کا جان و مال محفوظ نہیں۔

واشنگٹن ۱۱ ستمبر۔ یہاں پر افواہ زوروں پر ہے۔ کہ برطانیہ ادھار پٹہ کے ماتحت امریکہ سے لئے گئے مال کی جزوی ادائیگی کے سلسلہ میں مختلف جزائر امریکہ کے ہاتھ فروخت کرنے کی تجویز پر غور کر رہا ہے۔

لاہور ۱۱ ستمبر۔ بیڈن روڈ پر آتشزدگی کے ہولناک واقعہ سے قیامت بپا ہو گئی۔ جس میں دو خاندانوں کے ۱۲ افراد آگ کی نذر ہو گئے۔ اس سانحہ کی تفصیل یوں ہے کہ موتی محل تھیٹر لمیٹڈ کی لاہور برانچ میں دوسری منزل میں ناگہانی طور پر آگ لگ گئی۔ کمپنی کے لاہور میں منیجر مسٹر آر۔ این۔ لوس ان کی بیوی اور پانچ بچے دفعتہ شعلوں کی لپیٹ میں آ گئے۔ اور جس کمرہ میں بیٹھے تھے۔ وہیں راکھ کا ڈھیر ہو گئے۔ آگ ساتھ والے مکان میں بھی جا پہنچی۔ جس سے پڑوس میں رہنے والے ۳ بچے اور دو عورتیں بری طرح جھلس گئیں۔ اور ہسپتال پہنچکر مر گئیں۔

شملہ ۱۱ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے جنرل انتخابات اغلباً جنوری کے وسط میں ہونگے۔

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ اوسلو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ناروے کی سپریم کورٹ نے ناروے کے غدار وزیراعظم کوئزلنگ کو سزائے موت کا حکم سنا دیا ہے۔ ججوں نے اپنے فیصلہ میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ سزا کو فوراً عملی شکل دی جائے۔

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ آسٹریلیا کی حکومت نے ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ جاپانی اتحادی قیدیوں کے ہاتھ ان کی کمر کے پیچھے باندھ دیتے تھے۔ ان پر سنگین چلانے کی مشق کیا کرتے تھے۔ جب وہ مر جاتے۔ تو ان کا گوشت کھانے کے لئے کاٹ لیتے تھے۔ بہت سے بھوکے جاپانی فوجیوں نے انسانی گوشت کھانا شروع کر دیا تھا۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ بعض جگہ جاپانی فوجیوں کے کھانے کے ڈبوں سے انسانی گوشت برآمد ہوا۔

لاہور ۱۱ ستمبر۔ سونا ۸/۳۷ روپے چاندی -/۱۲۲ روپے۔ پونڈ -/۸/۸ ۴۸ روپے

امرتسر ۱۱ ستمبر۔ سونا ۸/ ۷۴ روپے چاندی -/۱۲۲ روپے پونڈ -/۸/۸ ۴۸ روپے

لکھنؤ ۱۱ ستمبر۔ گورنر یوپی نے یو۔ پی لیجسلیٹو اسمبلی کو توڑنے کا اعلان کر دیا ہے۔ گورنر نے انتخابات منعقد کرانے کا اختیار بھی سنبھال لیا ہے۔

نئی دہلی ۱۱ ستمبر۔ ایک سو سے زیادہ بھرتی کے دفاتر جن کے نام اب "بھرتی روزگار" کے دفاتر رکھا گیا ہے۔ سابق فوجیوں کے لئے روزگار فراہم کرنے کا کام انجام دے رہے ہیں۔ گویا کہ جنگ کے زمانہ میں جو دفتر فوج کے لئے آدمی بھرتی کرتے تھے۔ اب فوجیوں کی "الٹی بھرتی" کا کام کریں گے۔

ماسکو ۱۱ ستمبر۔ مارشل سٹالن نے آج ایک سکیم منظور کی ہے۔ جس کے مطابق سٹالن گراڈ کو دوبارہ تعمیر کیا جائیگا۔ سکیم پر ۶۰ کروڑ روبل خرچ آ جائینگے اور سکیم ۶ سال میں پایۂ تکمیل تک پہنچیگی۔

پیرس ۱۱ ستمبر۔ فرانس کی کمیونسٹ پارٹی نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ ماہ اکتوبر میں منعقد ہونے والے انتخابات میں ٹریڈ یونین کونسل سوشلسٹ پارٹی۔ کمیونسٹ پارٹی اور ریڈیکل پارٹی آپس میں مل جائیں۔ اور امیدواروں کی مشترکہ فہرستیں پیش کریں۔ یہ تجویز حیرت انگیز ہے اور فرانسیسی گورنمنٹ کی موجودہ سکیموں کے لئے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے۔ اگر تجویز کامیاب ہو گئی۔ تو انتخابات کے بعد جنرل ڈیگال کا برسر اقتدار رہنا مخدوش ہو جائیگا۔

واشنگٹن ۱۱ ستمبر۔ یہاں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جاپان کے پر زور مطالبہ کے پیش نظر شہنشاہ جاپان کو تخت سے اتار دیا جائیگا۔ اور اس کے خلاف ایک جنگی مجرم کی حیثیت سے مقدمہ چلایا جائیگا۔

لاہور ۱۱ ستمبر۔ بیوپاری حلقوں سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈائرکٹر فوڈ پرچیزز حکومت پنجاب نے ماہ اگست کے اخیر تک ۴۶ لاکھ بوری گندم خرید کی ہے۔ اور ۱۱ لاکھ بوری مزید خرید کر رہی ہے۔

ٹوکیو ۱۱ ستمبر۔ ریڈیو کے براڈکاسٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ جنرل ٹوجو سابق وزیراعظم جاپان نے اپنے آپ کو گولی مار لی ہے۔ ابھی ٹھیک معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ وہ مر گیا ہے۔ یا زندہ ہے چند گھنٹے پیشتر اعلیٰ اتحادی کمانڈر جنرل میکارتھر نے اسے جنگی مجرم قرار دے کر اسکی گرفتاری کا حکم دیا تھا۔ اسی کے وقت میں جبکہ وہ وزیراعظم تھا۔ جاپانی فوجوں نے اچانک پرل ہاربر پر حملہ کر دیا تھا۔ جب جاپانی فوجیں مریانہ سے پسپا ہوئیں۔ تو وہ مستعفی ہو گیا تھا۔

یہ بھی اعلان کیا گیا۔ کہ جاپان کا امپیریل ہیڈ کوارٹر جمعرات کو آدھی رات کے وقت توڑ دیا جائیگا۔ جاپانی ریڈیو اور اخبارات پر سنسر بٹھا دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۱ ستمبر۔ سنگاپور میں ہتھیار ڈالنے کی تیاریاں بڑے اہتمام سے ہو رہی ہیں۔ شہری اور فوجی افسر مل کر تیاری میں مصروف ہیں۔ کل میونسپل کمیٹی کی بلڈنگ کی صفائی کی گئی۔ چین کی دو کمپنیاں بھی اس رسم میں شمولیت کے لئے پہنچ گئی ہیں۔ ایک اعلان میں پروگرام بیان کرتے ہوئے کہا گیا۔ کہ لارڈ لوئی مونٹ بیٹن کل دس بجے گورنمنٹ ہاؤس سے میونسپل کمیٹی کے دفتر میں جائینگے۔ پانچواں ہندوستانی ڈویژن ان کو سلامی دیگا۔ اس کے بعد وہ کمرے میں داخل ہو جائینگے۔ ان کے پیچھے پیچھے جاپانی مشن ہوگا۔ جو جنرل ایتاگاکی۔ جنرل کیمورا اور دیگر فوجی اور سمندری افسروں پر مشتمل ہے۔ جنرل ٹیراچی بہت زیادہ بیمار ہیں۔ اس وجہ سے وہ شامل نہیں ہونگے۔ بڑے کمرے میں داخل ہو کر یہ مشن ہتھیار ڈالنے کے مسودہ پر دستخط کریگا۔ اس کے بعد جاپانی چلے جائیں گے۔ اور لارڈ لوئی مونٹ بیٹن اتحادی فوجوں کے سامنے تقریر کریں گے۔

کانڈی ۱۱ ستمبر۔ سیام گورنمنٹ کا جو مشن کانڈی گیا تھا۔ وہ واپس بنکاک پہنچ گیا ہے۔

نئی دہلی ۱۱ ستمبر۔ "انڈین آرمی آرڈرز" میں اس سکیم کی تفصیلات درج ہیں۔ جس کی وجہ سے شہری حکومتیں اور ہندوستان کی پیشہ ور تجارتی اور صنعتی فرمیں ایسے فوجیوں سے رابطہ قائم کر سکتی ہیں۔ جو بعد جنگ کی اعلیٰ آسامیوں پر کام کرنے